بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مرتد نعمت اللہ قادیانی کی سزا پر والیِ افغانستان کی خدمت میں پُرتاثیر دعائیہ اشعار:

۱۳۴۳ھ میں افغانستان کے والی امیر امان اللہ خانؒ نے وہاں کے مشہور شہر ''کابل'' میں ایک ملعون مرتد نعمت اللہ قادیانی کو شرعی سزا کے طور پر سنگسار کیا، ہندوستان کے اخباروں میں قادیانیوں کے ارتداد کی بحث پھر تازہ ہوگئی، اور ساتھ ہی یہ مسئلہ بھی زیرِ بحث آگیا کہ اسلام میں مرتد کی سزا کیا ہے؟

مسٹر محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ''پیغامِ صلح'' کے طور پر ایک پمفلٹ بھی اسی مضمون کے متعلق بڑی تعداد میں شائع کرایا ہے، جس میں پورے زورِ خطابت سے حکومتِ افغانستان اور علمائے دیوبند کے خلاف (جو افغانستان کے اس فعل کی سب سے بڑھ کر تحسین کرنے والے ہیں) نفرت اور اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس موضوع پر جامعہ ڈابھیل کے سابق شیخ الحدیث حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے ایک مستقل رسالہ "الشھاب لرجم الخاطف المرتاب" تالیف فرمایا، جس میں مرتد کے شرعی احکام مدلل ذکر فرمانے کے بعد افغان حکومت کو تنقید کا نشانہ بنانے والوں کے لیے تسکین کا سامان ذکر فرمایا۔ ٹھیک سو سال کے بعد ۱۴۴۳ھ میں اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے ناپاک قدم کو افغانستان سے ذلت کے ساتھ ہٹا دیا اور افغانستان کو اسلامی حکومت اور اس کی برکات سے سرخ رو کیا، اس وقت کی حکومت جب وہاں کوئی اسلامی حکم یا سزا نافذ کرتی ہے تو روشن ضمیر اور مشکوک قلوب اس پر تنقیدی تبصرہ کرتے ہیں، ایسے ضمیر فروشوں کو سو سال پہلے علامہ

عثمانیؒ جواب دے چکے ہیں۔علامہ کے مذکورہ رسالے سے چند اقتباس نقل کیے جاتے ہیں:

لاہوری پارٹی کے امیر (محمد علی صاحب)تو لکھتے ہیں کہ افغانستان کے اس فعل نے اسلام کی ترقی کو دس برس پیچھے ڈال دیا؛ مگر میں انہیں خوش خبری سناتا ہوں کہ دس برس نہیں؛ اس نے اولو الامر مسلمانوں کو نہایت ہی مہلک آزادی کی طرف ترقی کرنے سے تیرہ سو سال پیچھے ہٹا دیا ہے۔(الشہاب/۳۸)

ارتداد کی شرعی سزا کو ایک بہترین مثال سے سمجھا کر کمزور دل کے حاملین کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ ارتداد ایک سخت زہریلا مادہ ہے جو جسمِ مسلم میں پیدا ہو جاتا ہے، خدائی سِوِل سرجن جب اس کی تحلیل یا اخراج کی تدبیر سے تھک جاتے ہیں، تو آخر الحیل السیف کے قاعدے سے اس عضوِ فاسد کو کاٹ کر پھینک دیتے ہیں اور ایسا کرنے کے وقت خدا کی طرف سے وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللهِ اور وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ کے مخاطب ہوتے ہیں۔

کسی سخت آپریشن کا مشاہدہ کرنے سے بعض اوقات نازک دل عورتیں یا بعض ضعیف القلب مرد بھی غش کھا کر گر پڑتے ہیں؛ لیکن اگر کوئی کمزور دل ڈاکٹر اس سے متاثر ہو کر آپریشن چھوڑ بیٹھے تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ بڑا رحم دل ہے؛ بلکہ کہا جائے گا کہ وہ اپنے منصب سے معزول کر دینے کے قابل ہے۔(ص/۴۱)

افغانستان کے والی جناب امان اللہ شاہ کے اس جرأت مندانہ اقدام کو حسبِ ذیل

الفاظ میں سراہا اور خوب داد دی۔

آج تاجدارِ افغانستان نے اقامتِ حدودِ الٰہیہ سے قرنِ صحابہؓ کی یاد تازہ کردی۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ مبارک کو خوش کرنے میں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کی کہ دنیا ان کو وحشی سمجھے گی یا جاہل۔

انہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ اسلام کے حقیقی حسن و جمال اور قدرتی سادگی و خوب صورتی سے پردہ اٹھادیا، اور اس نے بناوٹی خوب صورتی اور مصنوعی رنگ وروپ سے اس کو بے نیاز ثابت کردیا، جس میں اسلام کے نادان دوست یا دانا دشمن اسے پیش کررہے تھے۔

امیرِ کابل جیسے خالص خودمختار اسلامی فرماں روا سے اسلام کی یہ خدمت کچھ زیادہ عجیب نہیں، لیکن تعجب اور تعجب سے زیادہ مسرت ہم کو اس بات پر ہے کہ غلام ہندوستان کے اسلامی اخباروں کو (جن میں معزز زمین دار اور سیاست خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں) حق تعالیٰ نے ایسی سیدھی سمجھ اور مؤمنانہ جرأت اور صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے بصیرت کی وہ روشنی عطا فرمائی ہے جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کی اصلی ہیئت اور فتنۂ عظیمۂ مرزائیت کے کفریات اور بدنتائج کا مشاہدہ کرنے کے لیے غافلوں اور بےخبروں کی آنکھوں کے سامنے اجالا کردیا۔

ہم کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے موجودہ عہدِ انحطاط میں امیر غازی امان اللہ خان اور ان کے والد مرحوم کو وہ اختیارات بخشے اور ان اختیارات کے استعمال کی توفیق مرحمت فرمائی، جو جسمِ مسلم کو نہایت ہی سمی

آلائشوں سے پاک کرنے اور اصلاح پر لانے کے لیے ضروری تھے۔
اگر بہ فرض محال یہ صحیح بھی ہو کہ امیر صاحب کے اس فعل سے اشاعتِ اسلام میں کچھ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے، تو اس میں پھر بھی کوئی شبہ نہیں کہ حفاظتِ اسلام میں اس سے بڑی بھاری مدد ملے گی۔ اور شاید قادیان کی چوتھی بکری کو اب مدت تک یہ ہوس نہ ہوگی کہ علانیہ افغانیوں کے اسلام یا ان کی متحدہ قومیت میں سینگ مار کر کابل کے ذبیحہ خانے سے شہادت کا فخر حاصل کر سکے۔ (الشہاب/ ۳۷ تا ۴۱)

آمدم برسرِ مطلب:

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کو مرزائیوں سے لوجہ اللہ کتنا غیظ وغضب تھا، اس کو بیان کرنے کی حاجت نہیں! افغانستان کی زمین پر شرعی سزا نافذ ہونے پر شاہ صاحبؒ کا دل فرطِ مسرت سے کس قدر مالا مال ہوا ہوگا، اس کا اندازہ اس سے کیجیے کہ شاہ صاحب نے افغانستان میں نعمت اللہ قادیانی مرتد کے سنگسار کیے جانے پر حضرت امیر امان اللہ غازی والیِ افغانستان کی خدمتِ اقدس میں ایک فارسی مکتوب روانہ فرمایا۔ اس مکتوب کے آخر میں علامہ ممدوح نے چند نہایت ہی پُر تاثیر اشعار دعائیہ زیبِ قرطاس فرمائے۔ جو فی الواقعہ تمام مسلمانوں کے دلی جذبات کے حقیقی ترجمان ہیں۔ یہاں تبرکاً و تیمناً درج کیے جاتے ہیں۔

یہ دعائیہ اشعار ماہ نامہ ''نقیب ملتان'' میں چھپے تھے، کاش کہ اس میں شاہ صاحب کا مکمل گرامی نامہ طبع ہوتا، تو آج کے ضمیر فروش کے لیے سامانِ بصیرت وعبرت ثابت ہوتا۔

اصل اشعار فارسی زبان میں ہیں، ان اشعار کا اردو ترجمہ ہمارے کرم فرما محترم مفتی

محمد طاہر صاحب سورتی زید مجدہم فاضل نے کیا، ترجمہ ہی نہیں! ترجمانی کی ہے۔ فجزاهم اللہ خیرا۔
(مرتب)

اشعار:

باد ہمیشہ ہمہ فرِّ شہی
بندۂ درگاہِ امانُ اللّٰہی
شاہِ جگر دار و بِسالت پناہ
سایۂ حق غازی ظلِّ اِلٰہ
رایت اقبال تُرا بر جبیں
انا فتحنا لک فتحا مبیں
ثبت لوایت ز قریبٌ مجیب
نصرٌ من اللہ و فتح قریب
اشہب ایام بہ کام تو باد
سکۂ اسلام بنامِ تو باد
دل کہ بہ تو بستہ چہ امیدہا
می طلبد رفعت جاویدہا
دینِ نبی از سر تو زندہ باد
دولتِ تو دائم و پائندہ باد

(ماہ نامہ نقیب ختمِ نبوت ملتان جون ۱۹۹۸ء ص ۲۰)

ترجمہ:

سارا شاہی ٹھاٹھ ہمیشہ امان الٰہی دربار کا غلام رہے

آپ جگر دار اور بہادری کو پناہ دینے والے بادشاہ ہیں

آپ غازی، حق کا سایہ اور ظلِ الٰہی ہیں

آپ کے نصیب کے جھنڈے کی پیشانی پر فتحِ مبین کی بشارت مرقوم ہے

آپ کا جھنڈا قریب مجیب (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے لگایا گیا ہے

اللہ کی مدد یقینی اور فتح قریب ہے

زمانے کا گھوڑا آپ کے کام میں لگا رہے

اسلام کا سکہ آپ کے نام رہے

جس دل نے آپ سے توقعات وابستہ کی ہیں

آپ کے لیے جاودانی رفعتوں کا متمنی رہتا ہے

نبی ﷺ کا دین آپ کی مساعی سے زندہ رہے

اور آپ کی حکومت کو دوام و پائندگی نصیب ہو